© rasailojaraid.com

"آپ نے لکھا ہے کہ لما بلغ النبی صلعم ان فارس ملکوا ابنۃ کسریٰ قال لن یفلح قوم و لوا امرھم امرأۃ (رواہ البخاری)

سوال اس بارے میں یہ نہیں ہے کہ عورتوں کو حکمران بنانا کوئی خاص فضلیت کی بات ہے۔ بحث صرف اس میں یہ ہے کہ جو طریقے جمہوری نظام حکومت کے اب بن گئے ہیں اور جن کی رو سے لوگوں کو اپنے نمائندے چننے کے لئے حق دیا گیا ہے، وہ حق صرف مردوں کے لئے مخصوص کیا جائے یا اس میں عورتوں کو بھی شریک کیا جائے۔

اسلام نے دوسرے مذاہب کی طرح عورت کی حیثیت مرد کے سائے میں نہیں رکھی بلکہ اسے مستقل حیثیت دی ہے اگر اسلامی احکام کی رو سے عورت اپنا الگ کاروبار کر سکتی ہے اور اگر جائیداد پیدا کر سکتی ہے تو اپنے شوہر باپ بھائی سے الگ پارلیمنٹ میں کیوں نہیں رائے دے سکتی۔

للرجال نصیب مما کتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن۔

(ملفوظات آزاد ص ۱۱۵ طبع دھلی)

زندگی کا بیمہ :-

بیمہ زندگی کے بارے میں بھی ابھی تک ہمارے ملک میں عوام و خواص طرح طرح کے شکوک و شبہات میں مبتلا ہیں۔ اور اس مفید نظام سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔

مولانا آزاد مرحوم نے اس کے بارے میں غیر مبہم الفاظ میں فرمایا:

"جہاں تک اسلام کے احکام کا میں نے مطالعہ کیا ہے، میں پورے و ثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ زندگی کا بیمہ کرانا کسی طرح بھی اسلامی احکام کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے جب کبھی کسی مسلمان نے اس بارے میں دریافت کیا ہے تو میں نے ہمیشہ اسے یہی جواب دیا ہے —"

اسی طرح مقصود علی خان قریشی (بکل گوڑہ۔ اورنگ آباد) کے ایک استفسار کے جواب میں مولانا فرماتے ہیں کہ:

© rasailojaraid.com